پاکستان کی جامعات میں عربی زبان کا طریقہ تدریس

Teaching Methodology of Arabic Language in the Universities of Pakistan

Prof. Dr. Rohama Hafeez
Professor, Department of Arabic
Bahauddin Zakariya University Multan
Nazar Hussain Chandio
PhD Scholar, Lecturer Department of Arabic
University of Sindh Jamshoro, Bahauddin Zakariya University Multan

Abstract

There are two patterns of the methodologies of the teaching of Arabic Language in Pakistan. Madaris Education and University Education. The Madaris education system consists on the degrees as Shahadat-ul-Aama which is equal to Matric , Shahadat-ul- Khasah is equal to Intermediate , Shahadat-ul-Aaliya Equal to Graduation and Shahadat-ul-Aalmiya is equal to Master and Higher education commission is also issue Equvalent certificate of Shahadat-ul-Aalmiya as M A Arabic and Islamic Studies. While University education system is consist on BS Arabic four years Degree Program after theapproval of Higher education commission from 2016. According to this system BS Arabic is equavelent to Master i.e M A One another system in Pakistan is the peoples having employement in Gulf countries spokes Arabic Language frequently.

It is briefly discussed that Arabic language is the main source of receiving job with good salary and achieving promotion.

These all aspects are briefly discussed in this research paper.

Keyword: Pakistan, universities, schools, students, societies, refinement, urbanization

مملکت سعودی عربیہ نے سال 2020 اور 2021 کو عربی خطاطی اور عربی زبان کا سال قرار دیا اور نوجوانوں کے لیئے کئی شعبوں میں جو عربی زبان کی ترویج کے لیے جو معاون ثابت ہوئے اور ان پر کئی پروجیکٹس کا آغاز کیا گیا۔(۱)

برطانیہ کی ایک کمپنی (ADZUZA) کی جانب سے روزگار کی موجودگی (JOBS OPPORTUNITIES) کے حوالے سے دس لاکھ سے زیادہ ملازمتوں کا تجزیہ کیا گیا جس کا مقصد مختلف

ملازمتوں میں انگریزی کے علاوہ دنیا بھر سے مطلوب دیگر زبانیں معلوم کرنا تھا یعنی کون سی زبان کا جاننے والہ تنخواہ اور عہدے کے لحاظ سے جلد ترقی کر سکتا ہے۔ اس رپورٹ میں نو زبانوں کی درجہ بندی کی گئی ان نو زبانوں میں سے کسی ایک زبان کا انگریزی کے ساتھ جاننا عہدے اور تنخواہ میں ترقی کا سبب ہوتا ہے۔ اس رپورٹ کے نتائج میں بہت دلچسپ بات یہ ہے کہ ان نو زبانوں میں انگریزی کے بعد جرمن پہلے نمبر پر جبکہ دوسرے نمبر پر عربی زبان ہے جو عہدے اور تنخواہ میں ترقی کا سبب بنتی ہے۔

اس کمپنی کی سروے رپورٹ کے مطابق انگریزی کے بعد پہلی زبان جرمن ہے اور دوسرے نمبر پر عربی زبان ہے۔

برطانیہ کی اس کمپنی کی اس رپورٹ کے مطابق 2016ع میں برطانیہ میں 1113 ایسی ملازمتیں موجود تھی کہ جن کی بنیادی ضرورت یہ تھی کہ امیدوار کا انگریزی زبان کے ساتھ عربی زبان کا جاننا ضروری ہے۔(۲)

اس رپورٹ کے مطابق زبانوں کی ترتیب اس طرح رکھی گئی انگریزی، جرمن، عربی، ڈچ، ہسپانوی، جاپانی ، روسی، اطالوی، اور آخری نمبر چینی زبان کا ہے۔(۳)

جب مسلمانوں کی آمد برصغیر میں ہوئی تو زبانوں کا ایسا اختلاط پیدا ہوا جس سے باہر سے آنے والوں نے یہاں رہنے والوں کی زبانوں کے اثر کو قبول کیا اور باہر سے آنے والوں کی زبانوں کا اثر یہاں رہنے والوں نے قبول کیا ۔ ان زبانوں میں عربی اور اردو زبان شامل تھیں۔ ایک بہت بڑی مدت تک اردو زبان ان زبانوں کے سائے میں پلتی رہی پھر بیسویں صدی میں ان زبانوں کی جگہ انگریزی زبان نے لے لی یہاں تک کہ پاکستان کی سرکاری اور دفتری زبان بھی انگریزی زبان بن گئی جبکہ پاکستان کی قومی زبان آج بھی اردو ہی ہے لیکن دفتری زبان پھر بھی انگریزی ہی رہی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کو عربی زبان کی تعلیمات سے روشناس کیسے کرایا جائے۔

زمانہ قدیم سے برصغیر ایک ایسا خطہ رہا ہے جہاں پر بہت سی غزوات ہوئی اور بہت ساری ہجرتیں بھی ہوئی ہیں، انہی ہجرتوں کے سبب یہاں پر موجود پہلے سے آباد لوگ ان کے ساتھ گھل مل گئے جو بھی قوم ہجرت کرکے آئی اس نے اپنی تہذیب، تمدن، رسم، رواج اور زبان کے اثر کو چھوڑا جس کے نتیجے میں کئی ثقافتیں اور رسم و رواج اکھٹے رہنے لگے جس کے نتیجے میں بہت سارے معاشرے وجود میں آئے اور اسی طرح مختلف زمانوں میں مختلف قومیں وجود میں آئی۔

جہاں تک تہذیب اور تمدن کا تعلق ہے تو ان میں سے کچھ تہذیبیں کہ جن کے نام و نشان مٹ چکے ہیں کہ جن کے آثار قدیمہ سے جو نشانات ہمیں ملتے ہیں جیسے کنکریاں، پتھر، اینٹیں وغیرہ کہ جیسے سندھ میں موئن جو دڑو وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے کچھ تہذیبیں تبدیل ہو چکی ہیں اور کچھ تہذیبیں اپنی اصل حالت پر ہیں۔

ایسے تو پاکستان و ہندوستان میں بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں ان میں سے ایک عربی زبان ہے جو بر صغیر پاک و ھند میں عرب کے تجارتی قافلوں کے نقل و حرکت کے ذریعے پہنچی اور ان میں کچھ لوگ پاک و ہند میں ہی رہائش پذیر ہو گئے اور کچھ لوگ عرب ممالک کی طرف لوٹ کر گئے اسی طرح پاک و ہند کے لوگ عربی زبان سے متاثر ہوئے خصوصا عربی زبان مسلمانوں کی دینی زبان رہی قرآن کی زبان بھی عربی رہی ہے اسی طرح نہ فقط بر صغیر کا بلکہ دنیا کا مسلمان عربی زبان سے محبت کرنے لگا کہ یہ زبان اس کی مذہبی زبان ٹھری۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ احبوا العرب لثلاث انا عربي و القرآن عربي و لسان اهل الجنة عربي (۴)

عالم اسلام کا مسلمان بالخصوص پاکستان کا مسلمان ان اسباب کی بنا پر عربی زبان سے محبت رکھتا ہے خصوصا علماء، ادباء نے عربی ادب پر بہت تحقیق کی ہے نشر و اشاعت میں انہوں نے عربی زبان کی خدمت اپنی حیثیت کے مطابق کر کہ اپنا نام نامی اسم گرامی تاریخ کے اوراق میں رقم کرایا ہے۔ اسی طرح علوم عربیہ اور ثقافۃ اسلامیۃ کے نام سے بہت سارے ادارے قائم کیے جا چکے ہیں جو کہ عربی علوم کی اشاعت اور ترویج پر اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

عربی زبان کی اہمیت کے پیش نظر ہمیں ان عظیم کارناموں کا مطالعہ کرنا چاہیئے جو زندہ و جاوید ہیں جو بر صغیر کے علماء نے مختلف زمانوں میں متعارف کروائے ہیں تاکہ ہمیں اس علاقے میں عربی ادب اور علمی سرگرمیوں کے نقوش کا پتہ چل سکے۔ اس وطن میں موجود عربی سے وابستہ علماء سے استفادہ ہو سکے۔

اس بر اعظم کی تاریخ کے سنہری اوراق سے پتہ چلتا ہے کہ اس خطے میں عربی زبان کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنا کہ دین اسلام تاریخ کے اعتبار سے پرانا ہے۔ (۵)

اس بر اعظم میں عربوں کی سیاسی فتوحات اپنے ساتھ عربی زبان کے فروغ کا بھی پیغام لے کر آئیں۔ اسی طرح عربی زبان نے ایک فاتح اور غالب زبان کی حیثیت سے باقی زبانوں پر اپنے گہرے اثر چھوڑے۔ اسی سبب سے اگر باقی زبانوں کو دیکھا جائے جیسے اردو، فارسی، سندی سمیت کئی زبانوں میں عربی کے بے شمار کلمات اور مفردات ملتے ہیں۔ پاکستان کے علماء، ادباء اور شعراء نے اس زبان کی علم و تہذیب کی زبان کے طور پر سیکھا، سمجھا، پڑھا، اور پڑھایا، اشاعتیں پیش کیں اور اور اس زبان کی ترویج اور ترقی میں اپنے حصہ کا کردار ادا کیا۔

قیام پاکستان اور عربی زبان

قیام پاکستان کے بعد عربی زبان کی ترویج چاہے سرکاری سطح پر ہو یا نجی سطح پر ہو بہت ہی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ اس ضمن میں ۱۹۵۴ع کے آئین کے مطابق ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن پاک کی تعلیم اور عربی زبان کی نشر و اشاعت کا اہتمام کرے۔ (۶)

اس بات کو درست مانا جائے کہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں عربی زبان وہ مقام حاصل نہ کر سکی جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان جو کہ ایک دین کے نام سے موسوم مملکت ہے کہ اس کے سرکاری اداروں اور یونیورسٹیز میں جو اہتمام عربی زبان کا ہونا چاہئیے افسوس کیساتھ نہیں ہو سکا۔ جو اہمیت ایک دینی زبان کی ہونی چاہیئے عربی زبان کو حاصل نہ ہو سکی تاہم پھر بھی علماء، ادباء، شعراء نے اپنا اپنا کردار ادا کیا ہے۔ عربی زبان کی ترویج اور اشاعت کے لیئے جو ۱۹۷۷ کے بعد کوششین کی ان ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا قیام۔

۲۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔

۳۔ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ماڈرن لنگیو یجز اسلام آباد (NUML)۔

۴۔ سرکاری اسکولوں کے نصاب میں عربی کو بطور لازمی مضمون قرار دیا گیا۔

۵۔ شہادۃ العالیہ کو پاکستانی یونیورسٹیز کے بی اے عربی / اسلامیات کے مساوی قرار دینا۔

۶۔ شہادۃ العالیہ کو پاکستانی یونیورسٹیز کے ایم اے عربی / اسلامیات کے مساوی قرار دینا۔(۷)

درس نظامی کا تعارف

محمد نظام الدین نامی ایک شخص نے مدارس کے اندر پڑھائے جانے والے ایک کورس کو متعارف کروایا ایک ایسا سلیبس جو کہ نحو، صرف، بلاغت، ادب، عروض، تفسیر، حدیث، اصول تفسیر، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، تاریخ، سیرت، اور عربی علوم پر مشتمل تھا جو کہ تین صدیاں قبل متعارف کروایا گیا۔ اس وجہ سے اس کورس کا نام درس نظامی رکھا گیا اس کا بانی محمد نظام الدین تھا۔ اور اس کے فارغ التحصیل طالبعلم کو شہادۃ العالیہ یا شہادۃ العالمیہ کی سند دی جاتی ہے جو کہ بی اے اور ایم اے عربی / اسلامیات کے مساوی ہے اور وہ مساوی سند پہلے پاکستان کی جامعات سے ملتا تھا اور اب ہائیر ایجوکیشن پاکستان سے ملتا ہے۔

پاکستان میں موجود مدارس نے درس نظامی کو رائج کیا اور اسی طرح کہیں چھ سالہ، کہین سات سالہ تو کہیں آٹھ سالہ سیلیبس مقرر کرکے عربی زبان کی ترویج و اشاعت میں ایک اہم کردار ادا کرکہ بہت سارے علماء، فقہاء، مدرسین، محققین تیار کیے کہ جنہوں نے اپنے انداز سے عربی زبان کی خدمت کی

مدارس کے اندر پڑھائے جانے والے طلبہ کو جو اسناد دی جاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

S#	Name of Degree	Equivalent
۱	شہادۃ العامۃ	Matriculation

Intermediate	شہادة الخاصة	۲
Bachelor	شہادة العالية	۳
Master	شہادة العالمية	۴

یہاں پر قابل غور بات یہ ہے کہ مدارس میں پڑھائے جانے والے علوم وفنون ایک مذہبی رجحان رکھنے والے طبقہ کے لیئے بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں ایک مفکر، مدرس، محقق پیدا کرنے میں بڑی آسانی پیدا کرتے ہیں، لیکن پاکستاں میں مسلکی ہم آہنگی کی بناپر کیا وہ علوم وفنون اس عصر جدید کہ جو سائنس اور ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے دنیا کو للکارنے کے لیئے کافی ہو گا اس امر کا جائزہ تین پہلوؤں سے لیا جا سکتا ہے۔ تعلیمی نصاب، طریقہ تدریس اور مدارس سے فارغ التحصیل افراد کی کارکردگی۔

یہ تعلیمی نصاب قرآن وحدیث سمجھنے اور سمجھانے کے لیئے مؤثر ثابت ہوتا ہے اور دینی علم کے فہم و ادراک میں کافی معاون ثابت ہوتا ہے۔ دینی علماء وفقہاء پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے تاہم عربی کے ماہر پیدا نہیں کر سکتا۔ یہ نصاب عصر حاضر کے مقابلے میں تین صدیاں پہلے کی ترجمانی کرتا ہے۔ عصر جدید کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے نت نئے تجربات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں وقت کے ساتھ ساتھ زبانوں کی تدریس کیلئے مؤثر نصاب تشکیل دیئے جارہے ہیں اس ضمن میں نت نئے تجربات ہو رہے ہیں۔ انگریزی، فرانسیسی زبانوں میں خاص طور پر ایسی کتابیں تشکیل دی گئی ہیں جو کم از کم ایک مدت میں طالبعلم میں اس کی مہارت پیدا کر دیتی ہیں۔ ان تمام نصاب میں جو چیز مشترک ہے وہ یہ ہے کہ مفردات اور کلمات سے زبان سکھانے کا آغاز کیا جاتا ہے۔ ایک طالبعلم جب کوئی زبان سیکھنے کا آغاز کرتا ہے تو مفردات اور کلمات ہی سے کرتا ہے۔ اس طرح یہ نصاب ایک سیکھنے والے کی ذہنی سطح اور اس کی فطری اٹھان کے عین مطابق ہے۔ مدارس اور پاکستانی یونیورسٹیز میں ان کوششوں اور تجربات سے استفادہ نہیں کیا جارہا اس وجہ سے اس کے نصاب کے خاطر خواہ نتائج بر آمد نہیں ہو رہے۔(۸)

پاکستان میں عربی زبان کا طریقہ تدریس:

پاکستانی جامعات میں پہلے بی اے اور ایم اے عربی کی اسناد دی جاتی تھیں جبکہ ۲۰۱۶ع کے بعد اسی سند کو جدید تقاضوں پر مشتمل کر کہ نیا سلیبس بنایا گیا جو کہ ہائیر ایجوکیشن سے منظور کرالیا گیا اسی طرح طلبہ کو بی ایس عربک جو کہ سو سالہ تعلیم ہے کی سند سے نوازا جاتا ہے اور اب ۲۰۲۴ کے سلیبس میں اس کو اور ماڈرن کر کے عصر جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کر کہ پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ جس میں طالبعلم کو عصر حاضر کے میدان میں بھیجنے کے لیئے تیار کیا گیا ہے جو کہ سائنس، ٹیکنالوجی، ٹریڈ، کامرس اور انڈسٹری کا زمانہ ہے۔

اس وطن عزیز پاکستان میں عربی زبان سے منسلک مسائل پہ بحث کرنے سے پہلے اس بحث پر گفتگو کرنا انتہائی ضروری ہے کہ پاکستان میں عربی زبان کی تعلیم کا مقصد کیا ہونا چاہیئے

- ❖ **کیا پاکستانی عوام عربی زبان کو صرف مذہبی تعلیم سمجھ کر حاصل کرے؟**
- ❖ **کیا عربی زبان کو صرف دینی ورثہ سمجھا جائے؟**
- ❖ **کیا عربی زبان عالم اسلام سے رابطہ کا کام کریگی؟**
- ❖ **کیا عربی زبان کو جدید عصری زبان سمجھ کر سیکھا جائے؟**
- ❖ **کیا عربی زبان کو اخلاقیات حاصل کرنے ذریعہ سمجھا جائے؟**
- ❖ **کیا عربی زبان عرب ممالک میں ذریعہ معاش (Jobs in Gulf Countries) حاصل کرنے کا ذریعہ ہے؟**

مذکورہ بیان کردہ سوالات کا گہرائی سے مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر عربی زبان کے حاصل کرنے کا مقصد یہ ہے عربی زبان کو ذریعہ قرآن فہمی و دین فہمی سمجھا جائے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن فہمی اور دین فہمی کی اصل نشات عربی زبان ہے اس لیئے اس زبان کا سیکھنا سمجھنا پڑھنا نہایت ہی ضروری ہے۔

عالم اسلام میں پاکستان ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طرح عربی زبان کی حیثیت تمام مسلم ممالک سے رابطے کے لیے ایک کلیدی زبان کی حیثیت ہے لہذا تمام عرب ممالک سے رابطہ کا کام عربی زبان کے سر پر ہے جو کہ اس وطن عزیز کے ہر فرد کی اہم ضرورت ہے۔ دوسرے تمام مسلم ممالک کے اعتبار سے پاکستانی عوام کے لیے یہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ عربی زبان پر توجہ دے کہ وہ تمام مسلم ممالک سے احسن انداز سے رابطہ کر سکے کیونکہ پاکستانی عوام کی حیثیت تمام مسلم امت میں ایک کلیدی حیثیت کی ہے۔

اس مقصد کا تقاضا یہ ہے کہ پاکستانی عوام جو کہ عربی زبان کو صرف ایک مذہبی زبان کی حیثیت سے سیکھنے سکھانے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے چاہیے کہ یہ عوام تمام جدید عصری عربی علوم وفنون پر توجہ دے تاکہ اس کے ذریعے پاکستانی عوام کے باشندے عرب دنیا اور عالم اسلام سے تعلق اور رابطہ استوار کر سکتے ہیں اور نت نئے موضوعات پر لکھی گئی عربی کتب سے استفادہ حاصل کر کہ تحقیق کی دنیا میں اپنے قدم رکھ سکے۔ مستقبل کے اسکالرز کو تحقیق کی نئی راہیں دکھا کر ان کی اس علمی پیاس کو بجھا سکے اور وطن عزیز کی عوام عرب دنیا میں چاند ستاروں کی مانند ریپریزنٹ کر سکے۔

۱۹۷۰ء کے بعد پاکستان میں عربی علوم کے فروغ دینے کا احساس ملتا ہے۔ اس طرح اس عشرے میں پاکستان میں عربی زبان کو سرکاری سطح پر کوششوں کا ایک طویل سلسلہ ملتا ہے۔ اسی سلسلے میں پہلا قدم علامہ اقبال

اوپن یونیورسٹی نے ایک تعلیمی پروگرام اللسان العربی کے نام سے آغاز کیا۔ جس کا خاص مقصد عوام الناس کو عربی علوم یا دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کی آشنائی سے واقف کرنا تھا۔(9)

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کا قیام بھی انہی سلسلے کی کڑی ہے۔ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں تدریسی زبان عربی ہے۔ اس یونیورسٹی میں عربی زبان کے دینی اور عصری دونوں پہلوؤں پر توجہ دی جاتی ہے۔ اس یونیورسٹی کا قیام عربی زبان کے فروغ کا ایک بہترین تجربہ ہے۔

پاکستان کی دیگر جامعات کی سطح پر عربی علوم اور اسلامی علوم میں بہت سارے نقص موجود ہیں۔ اگر عربی زبان کا تجزیہ انگریزی زبان کے ساتھ کیا جائے تو کئی پہلوؤں سے نمایاں فرق نظر آئے گا کہ کس قدر عربی زبان بے توجہی کا شکار ہے۔

پاکستان کی جامعات میں شعبہ عربی میں داخلہ کے لیئے کوئی بھی معیار مقرر نہیں ہے جبکہ انگریزی زبان میں داخلہ کے لیئے ایک معیار مقرر ہے۔ اس سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ جب ایسا طالب علم جامعات سے فارغ ہونے کے بعد ایسے افراد جب عربی تدریس کے منصب پر فائز ہوتے ہیں تو اس سے خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہیں ہوتا کہ جس سے اس مقصد کی تکمیل ہو سکے یا اس کٹھن سفر کی منزل مقصود تک رسائی حاصل ہو سکے۔

ماہرین لسانیات اس بات پر متفق ہیں کہ کسی زبان کی تدریس کے لیئے طریقہ مباشرہ سب سے بہترین طریقہ ہے کہ جس سے زبان کو سمجھنے میں آسانی ہوگی کہ جس کا مقصد کسی زبان کو بغیر ترجمہ کے پڑھایا اور سکھایا جائے جبکہ کہ پاکستان کی جامعات میں عربی زبان کا طریقہ تدریس یا تو اردو ہے یا انگریزی کہ جس سے عربی زبان کے سیکھنے کا تصور بھی محال ہے۔

پاکستان کی جامعات مین جو سلیبس رکھے جاتے ہیں یہ زبان کے بارے میں نت نئے ہونے والے تجربات اور اس کے ارتقائی عمل سے انتہائی دور ہیں۔ جبکہ عرب جامعات میں عالمی زبانوں کی تدریس ہونے والے تجربات سے عربی زبان میں بھی استفادہ کیا گیا ہے جبکہ عرب ممالک میں کئی نت نئے مضامین شامل کیے گئے ہیں اور جدید طرق سے عربی علوم کے تدریس کے عمل سے استفادہ کیا جارہا ہے۔

سال 2024ع میں ہائیر ایجوکیشن پاکستان کی جانب سے ایک سیلیبس متعارف کرایا گیا ہے کہ جس میں طالبعلم کو عربی علوم کیساتھ انفارمیشن ٹیکنالوجی، میتھ میٹکس، اکاؤنٹنگ، ایک مضمون نیچرل سائنس سے، ایک مضمون سوشل سائنس سے، جبکہ ایک مضمون آرٹس اینڈ ہیومنٹیز سے پڑھا کر طالبعلم کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ

مقابلے کے جتنے بھی امتحانات ہیں اس میں نمایاں کامیابی حاصل کر سکے۔ اسی طرح عربی اور ہر شعبہ سے وابستہ طالبعلم ٹریڈ اینڈ انڈسٹری کے شعبہ جات میں بھی اپنی نمایاں کارکردگی پیش کر سکے.

یہاں ایک تجویز قابل غور ہے کہ جہاں پر ایک عربی کے طالبعلم کے لیئے عصر حاضر کی ساری ضرورتوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے وہاں پر اس بات کا بھی بغور مطالعہ کیا گیا ہے کہ کسی بھی شعبہ سے وابستہ طالبعلم جب جاب کے لیئے عرب ممالک کا رخ کرتا ہے تو ایسے طالبعلم کو اس وقت عربی زبان کی ضرورت رہتی ہے انٹرویو سے لے کر جاب حاصل کرنے تک اسے عربی زبان کا سہارا لینا پڑتا ہے اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ پاکستان کی جامعات کے ہر شعبے میں عربی مضمون ایک لازمی مضمون قرار دیا جائے تاکہ طالبعلم کی اس ضرورت کو پورا کیا جا سکے۔

مصادر و مراجع

1۔ منصور ندیم، ماہنامہ سوئے حرم لاہور، دور جدید میں عربی ادب، سلسلہ لسانیات، آگست 2022ع۔

2۔ منصور ندیم، ماہنامہ سوئے حرم لاہور، دور جدید میں عربی ادب، سلسلہ لسانیات، آگست 2022ع۔

3۔ منصور ندیم، ماہنامہ سوئے حرم لاہور، دور جدید میں عربی ادب، سلسلہ لسانیات، آگست 2022ع۔

4۔ المعجم الأوسط، من اسمه محمد: ۵/ ۳۶۹، رقم الحدیث: ۵۵۸۳، ط: دار الحرمین القاهرة

5۔ ابو العرفان ندوی، اسلامی علوم و فنون ہند میں، ''الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند کا اردو ترجمہ، ص: ۲۳۲، اعظم گڑھ ۱۰۶۹ع۔

6۔ تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، ج: ۲، عربی ادب، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۷۱ع۔

7۔ تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، ج: ۲، عربی ادب، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۷۱ع۔

8۔ الدکتور محمود محمد عبد الله، اللغۃ العربیۃ فی باکستان، دراسۃ و تاریخا، اسلام آباد۔

9۔ ڈاکٹر احسان حقی، تاریخ الجزیرۃ الہندیۃ الباکستانیۃ۔